کے فضائل و مسائل

شیخ حافظ محمد ابراھیم نقشبندی دامت برکاتھم

باہتمام: الکہف ایجوکیشنل ٹرسٹ

پتا: الکہف ایجوکیشنل ٹرسٹ پلاٹ #12، سیکٹر B.1، بلاک 1، عقب سٹی سٹار ٹاور، ٹاؤن شپ، لاہور

رابطہ نمبر: حافظ محمد حمزہ عزیز +923224379434

اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کے غروب سے ذرا پہلے سے رمضان کی انیتس یا تیس تاریخ یعنی جس دن عید کا چاند نظر آجائے اس تاریخ کے غروب تک مرد کے لیے مسجد اور عورت کے لیے اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کے لیے جگہ مقرر کر رکھی ہے، اس جگہ پر بیٹھنے کو "اعتکاف" کہتے ہیں۔

اعتکاف کے فضائل

1... حدیث میں ہے: "جس نے دس دن (آخری عشرہ) رمضان میں اعتکاف کیا وہ (اعتکاف) دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔" (یعنی اس کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا۔) رواہ الدیلمی

2... حدیث میں ہے: "جس نے عبادت سمجھ کر اور ثواب حاصل کرنے کے لیے اعتکاف کیا تو اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ گناہ) بخش دیے جائیں گے۔" رواہ البیہقی

3... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کیلیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیں گے، ایک خندق کی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: ج5 ص279 رقم 7326)

اعتکاف کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں :

1... جس مسجد میں جماعت سے نماز ہوتی ہو اس میں ٹھہرنا۔ (یہ شرط صرف مردوں کے لیے ہے)

2... اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا، بغیر ارادے کے ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے۔

3... حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت مؤکدہ اور مستحب۔

1... واجب: نذر کا اعتکاف واجب ہوتا ہے، نذر چاہے غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بغیر کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے۔ یا معلق ہو جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں اعتکاف کروں گا۔

2... سنت مؤکدہ: رمضان کے آخری عشرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پابندی کے ساتھ اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے مگر یہ سنت مؤکدہ بعض کے کر لینے سے سب کے ذمے سے اتر جائے گی۔

3... مستحب: رمضان کے آخری عشرے کے سوا اور کسی زمانے میں چاہے وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ، اعتکاف کرنا مستحب ہے۔

مسائلِ اعتکاف

مسئلہ نمبر: 1 واجب اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے۔ جب کوئی شخص اعتکاف کرے گا تو اس پر روزہ رکھنا بھی لازم ہوگا، بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کے میں بغیر روزے کے اعتکاف کروں گا تب بھی اس پر روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی، کیونکہ رات روزے کا وقت نہیں، البتہ رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی نیت کرے تو پھر رات ضمناً داخل ہو جائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر مانے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی۔

اعتکاف کے دنوں میں خاص اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری نہیں، چاہے کسی غرض سے بھی روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لیے کافی ہے، مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر مانے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لیے بھی کافی ہے۔ البتہ اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے، نفل روزے اس کے لیے کافی نہیں۔ مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور اس کے بعد اسی دن کے اعتکاف کی نذر مانے تو صحیح نہیں۔ اگر کوئی شخص پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر مانے اور اتفاق سے رمضان میں اعتکاف نہ کر سکے تو کسی اور مہینے اس کے بدلے اعتکاف کر لینے سے نذر پوری ہو جائے گی، مگر اس دوران روزے رکھنا اور مسلسل اعتکاف ضروری ہوگا۔

مسئلہ نمبر: 2 اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے، اس لیے اس کے یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر: 3 مستحب اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں جیسے مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا۔

مسئلہ نمبر: 4 واجب اعتکاف کم از کم ایک دن ہو سکتا ہے اور اس سے زیادہ جتنے دنوں کی نیت کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

مسنون اعتکاف ایک عشرہ ہے، اس لیے کہ مسنون اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں ہوتا ہے۔

مستحب اعتکاف چند لمحوں کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔

اعتکاف میں دو قسم کے کام حرام ہیں

حالتِ اعتکاف میں دو قسم کے کا حرام ہیں۔ یعنی ان کے ارتکاب سے اگر واجب یا مسنون اعتکاف ہے تو فاسد ہو جائے گا، اس کی قضا کرنی پڑے گی اور اگر مستحب اعتکاف ہے تو ختم ہو جائے گا، کیونکہ مستحب اعتکاف کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں، اس لیے اس کی قضا بھی نہیں۔

پہلی قسم

اعتکاف کی جگہ سے بلاضرورت باہر نکلنا، ضرورت عام ہے طبعی ہو یا شرعی۔ طبعی جیسے: قضائے حاجت، غسلِ جنابت، کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے بشرطیکہ کوئی شخص کھانا لانے والا نہ ہو۔ شرعی ضرورت، جیسے جمعہ کی نماز۔

مسئلہ نمبر: 1 جس ضرورت کے لیے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے اس سے فارغ ہونے کے بعد وہاں نہ ٹھہرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت پوری کرے جو اس مسجد سے زیادہ قریب ہو، مثلاً قضائے حاجت کے لیے جانا چاہے مگر اس کا گھر دور ہو اور اس کے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں چلا جائے۔ البتہ اگر اس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو اور دوسری جگہ جانے سے اس کی ضرورت پوری نہ ہو تو پھر اپنے گھر جانا جائز ہے۔ اگر جمعہ کی نماز کے لیے کسی مسجد میں جائے اور نماز کے بعد وہیں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر: 2 بھولے سے بھی اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر: 3 جو عذر کثرت سے پیش نہیں آتے ان کی وجہ سے اعتکاف کی جگہ چھوڑ دینے سے اعتکاف ختم ہو جائے گا، مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لیے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لیے یا آگ بجھانے کے لیے یا مسجد کے گرنے کے ڈر سے مسجد سے نکلنا، اگرچہ ان صورتوں میں اعتکاف کی جگہ سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف باقی نہ رہے گا۔ اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کے لیے نکلے اور راستہ میں ضرورت پوری ہونے سے پہلے یا اس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازہ میں شریک ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر: 4 جمعہ کی نماز کے لیے ایسے وقت میں جائے کہ تحیۃ المسجد اور جمعہ کی سنتیں وہاں پڑھ سکے اور نماز کے بعد بھی سنتیں پڑھنے کے لیے ٹھہرنا جائز ہے۔ وقت کی اس مقدار کا اندازہ اعتکاف کرنے والے کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے پہنچ جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر: 5 اگر کوئی شخص زبردستی اعتکاف کی جگہ سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف نہ رہے گا، مثلاً کسی جرم میں حاکمِ وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہوا اور اس کو سپاہی گرفتار کر کے لے جائیں یا کوئی قرض خواہ اس کو باہر نکالے۔

مسئلہ نمبر: 6 اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر اعتکاف کی جگہ تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔

دوسری قسم

مسئلہ نمبر: 1 جماع وغیرہ کرنا، چاہے جان کر کیا جائے یا بھولے سے، ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ جو افعال جماع کے تابع ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی اعتکاف کی حالت میں ناجائز ہیں، مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا بشرطیکہ منی خارج نہ ہو۔ اگر ان افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائے گا، البتہ صرف خیال اور فکر سے منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہیں ہو گا۔

مسئلہ نمبر: 2 اعتکاف کی حالت میں بلا ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً بلا ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا، البتہ جو کام نہایت ضروری ہو، مثلاً گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہ ہو اور کوئی قابل اعتماد شخص خریدنے والا نہ ہو تو ایسی حالت میں خرید و فروخت جائز ہے مگر خریدنے یا بیچنے کے لیے کسی چیز کا مسجد میں لانا جائز نہیں، جبکہ اس کے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا اندیشہ ہو، البتہ اگر مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا اندیشہ نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر: 3 اعتکاف کی حالت میں ثواب سمجھ کر بالکل خاموش بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، البتہ بری باتیں زبان سے نہ نکالے۔ جھوٹ نہ بولے، غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات کو کام میں لائے۔ خلاصہ یہ کہ بالکل خاموش بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔

مسئلہ نمبر: 4 اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس کا خون شروع ہو جائے تو اعتکاف چھوڑ دے، اس حالت میں اعتکاف درست نہیں، لیکن پاک ہونے کے بعد خاص اس دن کی قضا ضروری ہے۔

خواتین کے اعتکاف کے ضروری احکام

1) عورت کا اعتکاف گھر کی مسجد میں:

وہ جگہ جو اس نے اپنے گھر میں نماز کے لیے مختص کر رکھی ہے وہاں اعتکاف بیٹھے گی۔ اگر کوئی جگہ نماز کے لیے مختص نہ ہو تو پہلے ایک جگہ مختص کرنا ضروری ہے ورنہ اس کے بغیر اعتکاف میں، عورت کے لیے بیٹھنا جائز نہیں۔ اگر پورا کمرہ نماز کے لیے مختص ہے تو اس میں اعتکاف درست ہے اور اگر کمرہ نماز کے لیے مختص نہیں تو پہلے پورے کمرے کو نماز کے لیے مختص کریں تب اس میں اعتکاف درست ہو گا۔

2)عورت کا معتکف کتنا بڑا کمرہ ہو؟

بہتر یہ ہے کہ معتکف یا جس کمرے کو معتکف بنا رہی ہے وہ کمرہ چھوٹا ہو، سات سے آٹھ فٹ کی جگہ ہو تاکہ عبادات میں یکسوئی رہے۔ البتہ اگر کوئی عورت نارمل کمرے میں جو کہ رہائشی کمرہ ہوتا ہے اس میں اعتکاف بیٹھ رہی ہے تو اس کی بھی گنجائش ہے، تاہم اس صورت میں عبادات میں یکسوئی کا خیال کرنا چاہیے تاکہ اعتکاف کا مقصد مکمل طور پر حاصل ہو۔

3)شوہر کی اجازت ضروری ہے:

اعتکاف ایک نفلی عبادت ہے اس لیے شادی شدہ عورت کو اپنے شوہر کی اجازت سے اعتکاف کرنا ہوگا، لیکن شوہر جب اجازت دے دے تو اب منع کرنے کا اس کو حق نہیں ہے۔

4)اعتکاف میں گھر کے کام کاج کرنا:

اکثر خواتین کو گھر کے کام کاج کی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے یا گھر کے کام کاج خود کرنے پڑتے ہیں، تو اعتکاف کی حالت میں معتکف میں رہتے ہوئے گھر کے کام کاج کر سکتی ہیں۔

5)کھانا پکانا:

اگر کوئی کھانا پکانے والا نہ ہو تو معتکف میں رہتے ہوئے کھانا پکا سکتی ہے، معتکف سے نکل کر نہیں پکا سکتی، ہاں! اگر اس نے شروع سے ہی زبان سے اس کا استثناء کر لیا ہو تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کی گنجائش ہے، اس گنجائش پر مجبوری میں ہے عمل کیا جائے!

6)سحری افطاری سب کے ساتھ کرنا:

عورت اپنے گھر والوں کے لیے اعتکاف کی جگہ سے نکل کر سحری وغیرہ نہیں بنا سکتی اور نہ ہی باہر نکل کر گھر والوں کے ساتھ سحری وافطاری کر سکتی ہے، البتہ اعتکاف کی جگہ میں سب گھر والے آ کر سحر وافطار کر سکتے ہیں۔

7)انسانی ضرورت کے لیے معتکف سے باہر نکلنا:

اعتکاف سے صرف طبعی حاجت کے لیے نکل سکتی ہے۔ طبعی حاجت، جیسے: پیشاب پاخانہ یا فرض غسل (مثلاً: کسی کو احتلام ہو جائے) کے لیے نکلنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اور کھانا، پانی دینے والا نہ ہو تو کھانا لینے یا پانی لینے کے لیے بھی نکل سکتی ہے۔

8) نفلی وضو یا غسل کے لیے نکلنا:

نفلی وضو یا نفلی غسل (جمعہ کے غسل) کے لیے نکلنا جائز نہیں۔ جیسے ہی نکلے گی اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ ہاں! اگر وضو نہیں ہے اور نفلی عبادت، جیسے: تلاوت، نوافل وغیرہ کے لیے وضو کرنا چاہتی ہے تو اس کے لیے نکل سکتی ہے۔

9) ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا:

اگر معتکف کے اندر نہانے کا انتظام ہو سکتا ہے تو معتکف میں نہا سکتی ہیں، اگر معتکف میں پانی گرتا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ عورت کا معتکف مسجد نہیں. بصورت دیگر باتھ روم جا کر نہانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ تاہم اس میں یہ صورت ہو سکتی ہے کہ اگر عورت وضو کے لیے یا قضا حاجت کے لیے جائے تو وہیں اپنے اوپر پانی بہا کر نہا لے، لیکن زیادہ وقت لگانا درست نہیں، بلکہ جتنی دیر وضو میں لگتی ہے اتنی دیر میں نہا کر فارغ ہو جائے۔

10) ہاتھ دھونے کے لیے نکلنا:

کھانے کے لیے، ہاتھ دھونے کے لیے معتکف سے نکلنا درست نہیں گو یہ ایک سنت عمل ہے، لیکن شرعی یا طبعی حاجت نہیں۔

11) صابن سے منہ دھونا:

وضو کے ارادے کے بغیر صابن سے ہاتھ منہ دھونے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ ہاں! اگر وضو ٹوٹ گیا ہے اور وضو بنانے کے لیے صابن لے کر نکلی اور صابن سے وضو کیا تو اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

12) سخت بیماری:

معتکف عورت سخت بیمار ہو جائے اور اعتکاف میں ٹھیرنا مشکل ہو تو دوائی کے لیے نکل جائے اس سے اعتکاف تو ٹوٹ جائے گا، قضا بھی کرنا پڑے گی مگر گناہ گار نہ ہو گی۔

13) بلا ضرورت شرعی و طبعی کے نکلنا:

شرعی یا طبعی حاجت کے علاوہ کسی اور کام کے لیے اعتکاف سے نکلنا جائز نہیں۔ اگر شرعی یا طبعی حاجت نہیں تھی پھر بھی اعتکاف سے نکل گئی تو جان بوجھ کر نکلا ہو یا بھول کر، ایک گھڑی کے لیے نکلا یا ایک گھنٹے کے لیے، سنت اعتکاف ختم ہو گیا اور وہ نفلی اعتکاف بن گیا۔ ایسی صورت میں ایک دن اعتکاف کی قضا کرنی چاہیے۔

14)اعتکاف میں بات چیت کرنا

بعض خواتین کا خیال ہے کہ اعتکاف میں بیٹھ کر بالکل بات نہیں کر سکتے یہاں تک کہ اپنے محرم مردوں سے بھی پردہ کرنا ہوتا ہے وغیرہ۔ یاد رہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں. ہاں بلاضرورت باتیں کرنا اچھا نہیں، لیکن اعتکاف نہ تو بالکل چپ کا روزہ ہوتا ہے اور نہ ہی محرم سے پردہ. لہٰذا ضروری بات چیت کر سکتی ہیں، کوئی محرم مرد یا کوئی عورت معتکف میں ان کے پاس آئے تو ان سے مل بھی سکتی ہیں۔

15)اعتکاف میں حیض واستحاضہ:

اگر عورت حالت استحاضہ میں ہو تو اعتکاف کر سکتی ہے، البتہ حالتِ حیض ونفاس میں اعتکاف درست نہیں، کیونکہ حیض ونفاس سے پاک ہونا ہر طرح کے اعتکاف کے لیے لازم ہے اور اگر دورانِ اعتکاف حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

16)حیض روکنے والی دوائی استعمال کرنا:

عورت کے لیے اعتکاف کے دنوں میں حیض روکنے والی دوا استعمال کرنا جائز ہے مگر دوا ڈاکٹر کی تجویز کے بعد استعمال کرے تاکہ کہیں صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ اگر صحت پر برا اثر پڑتا ہو تو دوائی استعمال نہ کرنا بہتر ہے۔

17)بلاضرورت موبائل فون کا استعمال:

اعتکاف میں بلاضرورت موبائل فون کا استعمال مناسب نہیں۔ لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ تاہم وقت دیکھنے کے لیے یا خاص دینی لٹریچر و کتب موبائل میں پڑھنے کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

نوٹ: جن خواتین کو آخری عشرے میں پاکی کی حالت میں مسنون اعتکاف کے مکمل ہونے کا یقین ہے وہ مسنون اعتکاف کی نیت کریں۔ اور جن خواتین کو یہ یقین حاصل نہیں ان کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ نفل اعتکاف کی نیت سے اعتکاف کریں، تاکہ اعتکاف کی فضیلت سے محرومی بھی نا ہو اور مسائل ومشکلات کا بھی سامنا نہ کرنا پڑے۔

طالب دعا: شیخ حافظ محمد ابراہیم نقشبندی دامت برکاتہم

نوٹ: جو حضرات شیخ حافظ محمد ابراہیم نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کے اصلاحی بیانات کے کلپس روزانہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ واٹس ایپ گروپ میں شامل ہونے کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

رابطہ نمبر: حافظ محمد حمزہ عزیز +923224379434